REGISTERED

L. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۱۹۰۹ء | جلد ۳۷

خاص نور افشاں کے پڑھنیوالوں کیلئے

اِنعام! اِنعام!!

جو نور افشاں کا خریدار ایک نئے خریدار کا نام معہ ایک سال کی قیمت واسطے ۱۹۱۰ء کے بھیجے اسکو ذیل کی ۱۰ کتابوں میں سے ایک کتاب بطور انعام کے ملیگی +

موازنہ مذہب - رومن اُردو +

گنجینہ اسلام - رومن اُردو +

سمپردائے - فارسی اُردو +

ستھیارتھ پرکاش درپن - فارسی اُردو +

یا ہماری فہرستوں میں سے رسالجات ۸ر قیمت تک محصولڈاک معاف - شرط یہہ ہو کہ قیمت اخبار دسمبر ۱۲ سے پیشتر ہم کو پہنچے +

ای - ایم - وہیری ایڈیٹر نور افشاں لودیانہ

سنڈے اسکول کے پرچے

دو قسم کے پرچے لودیانہ بک سٹور سے ملسکتے ہیں

۱ - سبق معہ تشریح -

جو ہر ہفتے کے لئے تیار کی جاتی ہے - قیمت ۲ر فی پرچہ فی سال کے واسطے ۸ کاپی فی سال ایک روپیہ محصول علاوہ - اگر ۸ کاپی سے کم ہو تو بھی ایک روپیہ میں جائیگا +

۲ - تصویردار پرچے -

۲۵ عدد فی سال قیمت ایک روپیہ

یہہ تین مہینوں کی قسطوں میں وی - پی کو بھیجے جاوینگے - چاہئے کہ اس کے لئے درخواستیں پادری ای - ایم وہیری صاحب ڈی - ڈی لودھیانہ بھیجی جائیں +

سی - ایل - ایس کی کتابوں کے واسطے

پادری ای - ایم - وہیری صاحب کو درخواست کی جاوے +

فہرست مفت بھیجی جاتی ہے -

ہم کُتب فروشوں کے ساتھ بندوبست کرنا چاہتے ہیں +

جو صاحبان پانچ روپیہ یا زیادہ کی کتابیں منگوائیں تو اُن کو ۲۵ سے ۳۳ ۱/۳ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ کتب فروشوں کو دیا جاویگا +

یہہ کتابیں کرسچن سٹور لودیانہ یا پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں -

مفید کتابیں بڑے دن کے مطالعے کے واسطے

خاندانی فرائض

یہہ کتاب ابھی شایع ہوئی ہے صفحہ ۱۲۱
قیمت ۴ر معہ محصول ڈاک ۵ر صاحب
خانہ پاسبان اور کارندے کے لئے
تحفہ ہے۔ مجلد سنہری ۱۲ر +

سمیر وائے

اہل ہند کے مختلف ریت ورسوم کی
تشخیص نہایت دلچسپ کتاب صفحہ ۳۰۰
قیمت ۶ر معہ محصول ڈاک ۷ر مجلد ۱۰ر

مسیح کی تعلیم

مسیحی کارندوں کیلئے یہہ کتاب ایک سونے
کی کان ہے ڈاکٹر رابرٹس نے تمام مسیحیوں کو
اس کتاب کے وسیلے سے ممنون فرمایا ہے اردو
رومن حروف میں قیمت اردو ۴ر اور ۲ر اور
۱۲ر محصول ار فی جلد زیادہ +

گنجینہ اسلام رومن اُردو فی
جلد ۸ر معہ محصول ۱۰ر
موازنہ مذاہب اُردو فی جلد
۸ر معہ محصول ۱۰ر
ستھیارتھ پرکاش درپن اُردو
فی جلد ۸ر معہ محصول ۱۰ر

شبد و غزلیں

اردو حروف فی جلد ۹ پائی
ہندی حروف فی جلد ۶ پائی
گورمکھی حروف فی جلد ۶ پائی

ایک آنہ کتابیں

مرزا غلام احمد قادیانی
شادی کی بابت
ازالتہ المرزا قادیانی

یسوع مسیح کون تھا؟
بائبل اور سائنس
احصلاح حفظان صحت
افلاس ہند کے قابل علاج اسباب

قصہ جات دلکش

فوز العظیم باتصویر اردو حروف
قیمت ۲ر۔ مجلد ۶ر
رام پال سنگھ اُردو ۴ر رومن
حروف قیمت ۸ر
ہیرے کی سرگذشت قیمت ۲ر
اور ۶ر
عزت بے مثال قیمت ۵ر اور ۸ر
دولت لازوال قیمت ۵ر اور ۸ر
حالات جاپان باتصویر ۸ر
چندر لیلا اُردو ۲ر اور ۶ر گورمکھی ۲ر

یہہ کتابیں کرسچن سٹور لودیانہ یا پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۳ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

مسیحی خاندان

نمبر ۴

اظہر من الشمس ہے کہ انسان حیوان ناطق تقلید کنندہ ہے - جو کچھ یہ دوسروں کو کرتے دیکھتا ہے اُس کو فوراً کرنے لگتا ہے اس لئے ضروری امر ہے کہ اس کے سامنے ایک اچھا نمونہ ہو کہ جس کی پیروی یہ کر سکے ایک انگریزی مثل مشہور ہے Example is better than precept جس کے معنے یہ ہیں کہ نمونہ تعلیم سے بہتر ہے - دین عیسوی خاندانوں کو پاک اور بے لوث زندگی بسر کرنے کی تعلیم و ترغیب دیتا ہے اور اس کے ساتھ نہایت پاک اور بے عیب نمونے بھی پیش کرتا ہے - جن کا ذکر پاک نوشتوں میں پایا جاتا ہے - ایک بڑا عمدہ خاندان تھا کہ جہاں یسوع مسیح نے پرورش پائی - پاک نوشتوں کو سیکھا اور خدا کی بندگی و عبادت کرنے کی عادت سیکھی اور بچپن ہی میں ہیکل میں یروشلم کو جانا اور شریعت کی رسومات کا پابند ہونا سیکھا - ایک ابرہیم کا خاندان تھا - جو ایمان داروں کا باپ کہلاتا ہے - جس نے غیر اقوام کے درمیان رہ کر خدا کے لئے خاندانی مذبح بنایا اور اس طرح سے اور بہت سے خاندانوں کا ذکر خدا کے کلام میں ہم پڑھتے ہیں ہر قسم کے اعلےٰ نمونے ہمارے سامنے رکھے گئے ہیں - دیری کے نمونے - پاکیزگی کے نمونے - بہادری کے نمونے - صبر کے نمونے - راست گوئی کے نمونے وغیرہ وغیرہ - بت پرستوں کے خاندانوں میں خاندانوں کی پاکیزگی اور عبادت کا خیال پایا نہیں جاتا یونانی اور رومی خاندان ایسی نعمتوں سے خالی تھے تواریخ دکھلا رہی ہے کہ ان کے خاندانوں کی خرابی نے اُن کو برباد کیا ہمارے ملک کے ہندو اور مسلمانوں کے خاندانوں کی حالت اس امر میں قابل افسوس ہے - خلاف تہذیب اور بُرے نمونے رات دن اُن کی بربادی کا سبب دیکھے جاتے ہیں جب خاندانی زندگی خراب ہو جاوے تو سلطنت برباد ہو جاتی ہے اور قوم کو زوال آتا ہے قسم قسم کے بُرے بغاوت اور انارکسٹ کے کام خاندانوں کی بُری حالت کا اظہار کر رہے ہیں مسیحی خاندانوں کے لئے بہت سے خطرات ہیں جن سے بچنے کے لئے بڑی کوشش درکار ہے - بعض ان میں سے ذیل ہیں ہیں -

۱ - سب سے بڑا خطرہ شادی وغیرہ کا بڑا معاملہ ہے - یہ خاندانوں کی پہلی بنیاد کا پتھر ہے - جس حال میں کہ خاندانی سلسلہ خدا کی طرف سے مقرر ہے شادی کا ضروری انتظام بھی اُس کی طرف سے ہے خدا نے نہ صرف اُس کو قبول کیا بلکہ اُس کا حکم دیا ہے - رومن کیتھولک کلیسیا اس شادی کی رسم کو سکرمنٹوں میں سے ایک سکرمنٹ سمجھتی ہے اور شادی کے رشتہ کو توڑنے والا کسی صورت میں نہیں مانتی لاطینی کلیسیا کے قاعدے اس امر میں بہت مفید ثابت ہوئے ہیں - خدا نے پہلے شروع پیدائش ہی میں یہ رسم مقرر کی اور جوڑہ قرار دیا - اور اب روئے زمین پر یہ رواج پایا جاتا ہے - پر بہت سی بے پرواہی اور غلطیاں اس رسم کے متعلق کی جاتی ہیں جن کا نتیجہ خوفناک اور نقصان رساں ہوتا ہے - نابالغی کی شادی - حالت ناداری اور افلاس میں شادی - جبکہ شوہر اپنی بیوی کو اچھی طرح پرورش کر نہیں سکتا - جلد بازی کی شادی بغیر سوچے اور سمجھے - اور مزاج اور عادتوں کے موافق اور ناموافق ہونے کو معلوم کرنے کے بغیر فوراً رشتہ قایم کر لینا - دیگر ضروری باتوں کا خیال چھوڑ کر دولت ہی کا خیال سامنے رکھکر شادی کر لینا - یہ سب ایسی غلطیاں ہیں کہ جنکا نتیجہ شادی کو غمی میں تبدیل کر دیتا ہے -

۲ - بُری صحبتیں - مثل مشہور ہے کہ "بُری صحبتیں اچھی عادتوں کو بگاڑتی ہیں" جہاں تک ہو سکے خاندانوں کے نوجوانوں کو بُری صحبتوں سے بچانا چاہئے - صدہا ہزارہا لڑکے اس غفلت کا شکار ہو کر برباد ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں - اور یہ بُرائی اکثر بہت پھیلی ہوئی نظر آتی ہے اس لئے مسیحی خاندان کے ذمہ داروں کو اس طرف زیادہ توجہ کرنی ضرور ہے - ہمارے خداوند نے صاف اپنی دعا میں فرمایا کہ خدا اس کے لوگوں کو دنیا میں رہتے ہوئے شر سے بچاوے - صحبت کے ذریعہ سے شر کا بڑا بُرا اثر جلد خاصکر نوجوانوں میں اثر کرتا ہے - اور وہ قسم قسم کی بُرائیوں میں مبتلا ہو کر شیطان کے پنجے میں گرفتار ہو جاتے ہیں - ایسے نوجوان محمدیوں اور آریوں کے ہاتھوں میں جا پڑتے ہیں اور کلیسیا کو بدنام کرتے ہیں - اگر بُری صحبتوں سے پہلے ہی سے پرہیز کیا جاوے اور خاص نگرانی کی جاوے تو ایسا بُرا نتیجہ نہ نکلے - بچوں کو - جوانوں کو - خاص نگرانی میں رکھنا ضروری ہے تو بھی عادتیں پختی جاویں

کچھ عرصہ ہوا کہ ایک بشپ صاحب نے سنہ ۱۸۰۰ء سے سنہ ۱۹۰۰ء تک کا حساب لگا کر دین عیسوی کی اشاعت کا تذکرہ کیا تھا کہ سنہ ۱۸۰۰ء میں کل دنیا کے ۵۰۰۰۰۰۰۰ مربع آبادی کے میلوں میں سے ۴۳۸۰۰۰۰ مربع میل مسیحی تعلیم کے زیر نگرانی تھے اور سنہ ۱۹۰۰ء میں ۴۰،۲۱،۲۰۰ مربع میل اس کے اثر میں آ گئے - جو لوگ مسیحی دین کو ایک "مُردہ مذہب" کہتے ہیں ذرا غور فرماویں -

---

ہمارے پاس خبر بذریعہ نامہ نگار پہونچی ہے - کہ ڈاکٹر اور مسز دینا ناتھ صاحب جو مقام ترنتارن میں قریب ۵ سال سے خدمت کر رہے تھے - اب وہاں سے مورخہ ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء این - ایم - ایس سوسائٹی کے متعلق کام کرنے کے لئے ترنتارن کی خدمت کو چھوڑ

گئے ہیں۔ اُن کے الوداعی جلسے میں مسیحی و غیر مسیحی صاحبان کا ایک بڑا ہجوم تھا۔ اور اُن کے جانے سے وہاں کے لوگ بڑے غمناک تھے اور جدائی کو محسوس کر رہے تھے۔ حتیٰ کہ ترنتارن کے ہر ایک کو وہ کو اُن کی جدائی شاق گزر رہی تھی۔ پر وہ اپنی نئی خدمت کے لئے خوشی سے اس مقام کو لوگوں کی دعاؤں کے درمیان چھوڑتے تھے۔ ہماری دعا ہے کہ ان کی اس نئی خدمت میں خدا اُن کو اپنا زور اور طاقت دیکر ایسا استعمال کرے کہ ان کے وسیلے سے مسیحی کلیسیا کی ترقی ہو اور خدا کا بہت جلال ظاہر ہو۔ ہم بھی ڈاکٹر صاحب اور اُن کی میم صاحبہ کو ان کے نئے کام کے لئے مبارکباد دیتے ہیں۔ اور خدا کا فضل اُن کے شامل حال چاہتے ہیں۔ اور امید ہے کہ یہ نیا کام نئے حوصلے کیساتھ خدا کے جلال ظاہر کرنیکا وسیلہ ہوگا۔

ہمعصر کوکب ہند مخبر ہے کہ ہم لوگ جو ہندوستان میں بستے ہیں بخوبی نہیں سمجھتے کہ بخار کے ذریعہ کتنے لوگ مرتے ہیں۔ حضور وائسرائے نے اپنے درس میں فرمایا کہ دس برس سے بخار کے سبب سال بسال ۴۵ لاکھ آدمی مرتے ہیں۔ اس پر بڑے لائق لوگ اکٹھے ہوئے تھے کہ بخار کا زور توڑنے کے لئے کچھ انتظام ہونا چاہئے ہم اُمید کرتے ہیں کہ کمیٹی کے انتظام کے ذریعہ ایسے بڑے مرض بخار کا زور کم ہو جاویگا جس کا شکار کروڑوں انسان ہو چکے ہیں۔

ہمارے سکھ ناظرین یہ خبر سنکر خوش ہونگے کہ مسٹر میکالف صاحب سابق ڈسٹرکٹ جج نے جو کسی وقت پنجاب میں تھے۔ ولایت میں فی الحال گرنتھ صاحب کا انگریزی ترجمہ بمعہ سکھوں کے گورو صاحبان کے مختصر احوال کے چھ جلدوں میں اکسفورڈ کے کلیرنڈن پریس کے ذریعہ سے شایع کیا ہے۔ جو ایک بڑا بھاری کام تھا۔ صاحب نے بڑی محنت سے پورا کیا ہے۔ اس پر خاطر خواہ خرچ بھی ہوا ہے ہم کو اس کی قیمت کی بابت کچھ معلوم نہیں ہے۔

ہمعصر "دنیا نو دیا" نہیں رقمطراز ہے کہ ورلڈز کرسچن اینڈیور کانونشن آگرہ میں جو ۱۰ نومبر ۱۹۰۹ء کو منعقد ہوئی۔ تمام دنیا سے ڈیلیگیٹس فراہم ہوئے اور اُمید سے زیادہ لوگ اس جلسے میں شریک ہوئے۔ منتظمان کمیٹی کی بخوبی حوصلہ افزائی ہوئی۔ اور کانونشن تمام ڈیلیگیٹوں کو مبارکبادی دیتے ہوئے شروع ہوئی۔ جو تمام دنیا کے ملکوں سے دور دور سے تشریف فرما ہوئے تھے۔ اور اس کانونشن کے تمام جلسوں میں بڑی دلسوز سرگرمی کام کرتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ جس کا اثر کافی طور سے نظر آرہا تھا جو نہ صرف وہیں محدود رہا۔ بلکہ اُن کے بیشمار ڈیلیگیٹوں کے وسیلے سے دنیا کے دور دور کے ملکوں میں خدا کی کلیسیا کی بہتری اور خدا کے جلال کا باعث ہوگا اور تمام روئے زمین پر خدا کی بادشاہت کی ترقی ہوگی۔"

ہماری اُمید ہے کہ ایسی جماعتیں روحانی برکتوں کے پھیلانے کا سبب ہو کر مسیحیوں کو بیدار اور خبردار کرنے کا عمدہ نتیجہ دکھلائینگی۔

ہمارے مسلمان بھائی آجکل بڑے زور سے اسبات کی تردید میں اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ بحث کر رہے ہیں۔ بلکہ قلمی جنگ کرنے کی طرف رجوع ہو رہے ہیں کہ اسلام نے تلوار کے وسیلے سے اشاعت حاصل نہیں کی بلکہ اس کی اشاعت میں خدا کا خاص ارادہ اور ہاتھ ہے۔ اور اقبال ربیّ اسلام کے شامل حال ہے۔ ہمعصر الہدایت دہلی "اسلام کا خوفناک پہلو" کے عنوان سے ایک مضمون لکھتا ہے۔ جس میں وہ ہمعصر مسافر آگرہ کے مضمون بہ عنوان مندرجہ بالا پر جس میں ہمعصر موصوف نے ٹرکی کی ایک مظلوم عیسائی لیڈی کا ذکر کرتے ہوئے اسلامی تلوار کا زور دکھلایا تھا اس پر ہمعصر ذیل کی عبارت تحریر کرتا ہے۔ "بیشک خونریزی فی نفسہ اچھا کام نہیں مگر ایسے شریر اور سرکش لوگوں کو دفع کرنا یا ان کی قوت کو توڑنا جو سلطنت کے مٹانے کی فکر کرتے ہوں۔ رعایا میں بدامنی پھیلانے کی کوشش کرتے ہوں۔ انتظام مملکت کے لحاظ سے عین انصاف سمجھا جاتا۔ چوروں۔ ڈاکوؤں۔ قزاقوں۔ راہزنوں۔ بدمعاشوں۔ خونیوں۔ فتنہ انگیزوں کو چھانٹ چھانٹ کر غارت کر دینے کا نام کیونکر ظلم ہو سکتا ہے۔ اور کیا کوئی ذی عقل ایسے فعل کو سراسر رعایا پروری اور رحم پر محمول نہ کرے گا؟"

ہم ہمعصر سے پوچھتے ہیں کہ اگر یہی انصاف ہے تو پھر قریش اور دیگر اقوام کو جنہوں نے اسلام کو اوّل آغاز ہوتے ہی ایسا سمجھا تھا بُرا بھلا کیوں کہا جاتا ہے اور کیوں کہا جاتا ہے کہ کافروں نے اسلام کے پیروؤں کو ازحد ستایا کیونکہ ویسے معاملات میں ہر ایک حق مساوی ہے۔ مگر آپ کہینگے کہ نہیں وہ کافر تھے مشرک تھے۔ اس لئے ان کا دُور و دفع کرنا حق تھا کیا پھر یہ مذہبی معاملہ نہ بنا اور دینی صورت نہ ٹھہری اور شروع میں اشاعت اسلام تلوار کے زور ہی سے نہیں پھیلا اگر اسلام تلوار نہ پکڑتا تو عرب کی خونخوار قوموں میں اسلام ہرگز ہرگز جگہ نہ پکڑتا پر انکار ہم کو زیادہ حیرت میں ڈالتا ہے کیوں نہیں مسلمان صاف طور سے قبول کر لیتے کہ جنگ ضرور تھا اور اس سے ہوا اور اسلام کی اشاعت ہوئی۔

ریویو۔ منار و میدان۔ اس نام کا ایک سہ ماہی رسالہ مس مارسٹن صاحبہ ساکنہ لکھنو وائی ایم سی اے کے متعلق شایع ہوتا ہے۔ جو زبان رومن خوشنما ٹیپ میں نکلتا ہے۔ نہایت دلچسپ اور مفید مضامیں اس میں پائے جاتے ہیں۔ اس کی ضخامت ۱۶ صفحوں کی ہے اور قیمت صرف ۲ر رکھی ہے۔ رومن لکھواں مسیحیوں کے لئے یہ ایک تحفہ ہے۔ چاہیے کہ مسیحی اس رسالہ کو ضرور خرید کر پڑھا کریں۔

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول۔ یہ صرف کہنا ہے لیکن حقیقت نہیں کیونکہ اس جگہ سے عاجز ہو کر بھاگ جانا صاف بتا رہا ہے کہ اسلام میں صرف محمد صاحب کے گھرانے کے لوگ داخل ہوئے اور اُن کے سوا اور ننگ بلکہ بہتوں کسی نے اسلام کو قبول نہیں کیا۔ حتیٰ کہ اس جگہ سے ہجرت کرنی پڑی اگر اسلام کی اشاعت کہیں خاطر خواہ ہوئی تھی تو وہاں سے بھاگنا کیا مصلحت تھی؟ اور ایمانداروں کو ملک حبش میں جانے کی ضرورت کیوں پڑی؟

قولہ جب دشمنوں نے اسلام کو اپنی آنکھوں کے سامنے پھلتے اور پھولتے دیکھا تو اُن کی عداوت کی آگ اور بھی بھڑکی اور اُنہوں نے پورے زور سے مسلمانوں کو طرح طرح کی ایذائیں پہونچانا اور دکھ دینا شروع کیا۔

اقول۔ جب اسلامی فرقہ ایک جتھا بنکے جگہ جگہ حملہ آور ہونے لگا اور حکومتوں کو ہاتھ میں لینے لگا اور اُن کا مقابلہ کرنے لگا تو کیا اُن کو حق نہیں تھا کہ مقابلہ کرتے جیسا دوسرے فریق کا حق تھا۔ لیکن اس میں دیکھنا یہ باقی رہ جاتا ہے کہ قصور کس کا تھا۔ اور اُس کو تواریخ بخوبی بتلا رہی ہے کہ سختی اور ظلم کے بانی مسلمان تھے۔ نہ کہ دیگر اقوام بلکہ وہ اپنی حفاظت کرنا چاہتے تھے۔ پر اسلامی تلوار سے سب کو بھاگنا پڑا۔ اپنے بچاؤ کے لئے اُنہوں نے بھی بہت کچھ ہاتھ پیر مارے مگر زبردست نکلا وہ فتحیاب ہوگیا۔

قولہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی تکالیف کو دیکھ کر نہ رہ سکے آپ نے اُن کو کہا کہ مغرب کی طرف ایک ملک جہاں کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا۔ تم ادھر چلے جاؤ اور وہاں رہو۔ یہاں تک کہ خدا تعالے تمہارے لئے راہ کھول دے۔

اقول۔ کاش کہ ایسا ہی کیا جاتا۔ اور مسلمان اسی طرح بے نقصان بنے رہتے اور تلوار کو بالکل ہاتھ میں نہ لیتے پر کیوں نہ لیتے یہی تو وہ راہ تھی جو خدا نے اور رسول نے ان کو دکھلائی تھی یعنے دینی جہاد کی راہ جس کے وسیلے سے اسلام کا ڈنکا بجنے بج گیا۔ اور ساتھ ہی اسلامی حکومت کا جھنڈا بلند ہوگیا

قولہ۔ یہ حبشہ کا ملک تھا جہاں عیسائی بادشاہ نجاشی نام حکومت کرتا تھا۔ مسلمانوں کا پہلا گروہ جس نے حبش کی طرف ہجرت کی ۱۱ مردوں اور عورتوں کا گروہ تھا۔

اقول۔ بے شک شمار ہجرت کرنے والوں کا تھوڑا تھا اور کل مسلمانوں کا شمار محدود تھا اور اس لئے سوا بھاگنے کے اور کر ہی کیا سکتے تھے۔ پر جب شمار زیادہ ہوگیا اور مدینے کے بہت سے لوگ ساتھ مل گئے تب تو پھر برداشت اور صبر اختیار کرنے تو کچھ بات بھی تھی۔ پر لاچاری اور مجبوری میں بھاگنے کا عمل نہ کرتے تو کیا کرتے۔ بلکہ اس بھاگنے میں اُن کی عین دانائی تھی۔ کیونکہ دشمن زبردست تھے اور اسلام کا پودہ کمزور تھا اور ابھی اسلامی جمعیت نہ بنی تھی۔ اس لئے بھاگنے میں اُن کی پوری عقلمندی تھی اور اگر نہ بھاگتے تو ضرور اسلام کا یہ نوزائیدہ پودہ بیخ و بن سے فوراً اکھیڑا جاتا۔ اور آج یہ حالت کیونکر دیکھنی نصیب ہوتی پھر بھی عیسائی بادشاہ نجاشی کی مہربانی اور سچی طبیعت کیسی چمک رہی ہے۔ اگر وہ بھی متعصبی ہوتا تو ہرگز مسلمانوں کو اپنی قلمرو میں آنے نہ دیتا۔

قولہ گذشتہ چپٹر میں ہم نے مکہ معظمہ میں ہجرت سے پہلے اسلام کے پھیلنے کا ذکر کیا تھا اگرچہ مکہ معظمہ میں کئی قسم کے مشکلات تھے جو اسلام کی اشاعت کو روکنے والے تھے مگر باوجود ان مشکلات کے اسلام ترقی کر گیا اور ہجرت کی وقت محلے کے محلے خالی ہوگئے اور ان میں ایک متنفس بھی نظر نہ آیا تو کفار نے تعجب کیا۔

اقول۔ جہاں تک ایڈیٹر صاحب نے بیان کیا ہے۔ اس کے خود دیئے ہوئے شمار کے مطابق ۱۵ اشخاص تو پہلے ہجرت کے لئے نکلے اور دوسری دفعہ سب ملکر ۱۰۱ شمار لکھا ہے۔ اور مدینے کے مومن اُن کے علاوہ تھے پر اُن کا کیا ذکر کیونکہ وہ تو واپس مدینے میں چلے گئے تھے مگر پہلے مسلمانوں کا شمار تنا ہی دیا گیا ہے۔ لیکن اب لکھا جاتا ہے کہ محلے کے محلے خالی ہوگئے۔ نہ معلوم یہ کیوں خالی ہوگئے۔ مکہ میں تو اسلام کی اس وقت کسی نے قدر ہی نہ کی اور ناچار بہ سبب قلیل تعداد کے اور دشمنوں کے زور سے وہاں سے بھاگنا پڑا تو پھر اس اشاعت اسلام کا کیا ثبوت ہے۔ ناحق کی باتیں بنا کر اشاعت اسلام کا فخر کیا جاتا ہے۔ واقعات کچھ دکھلاتے ہیں اور ایڈیٹر صاحب کچھ دعوی پیش کرتے ہیں۔ اگر جمعیت اسلامی کافی ہوتی تو ہجرت کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ پر بہ سبب متعدد و فتن ہو اور ستائے جانے کے ہجرت اختیار کی گئی۔

قولہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ معظمہ میں اس قدر کامیابی ہوئی کہ میور جیسا متعصب عیسائی بھی تعریفی کلمات لکھنے کے بغیر رہ نہیں سکا۔

اقول۔ جو یہاں ایڈیٹر صاحب نے میور صاحب کے بیان سے نقل کیا ہے وہ ہجرت کے بعد کا ہے نہ کہ ہجرت کے وقت کا کیونکہ اس وقت گروہ کہاں بنے تھے۔ مسلمانوں کا صرف تھوڑا سا شمار تھا اور وہ بھی مارے ڈر کے بھاگتے پھرتے تھے۔ میور صاحب کا بیان سرسری بیان تمام واقعات پر نظر ڈالتے ہوئے لکھا گیا ہے۔

قولہ۔ اب مسلمان مکہ معظمہ کو چھوڑ مدینہ منورہ میں ہجرت کر کے چلے گئے۔ اب دیکھئے کہ اس نئے شہر میں اسلام کس طرح پھیلا

اقول۔ جہاں محمد صاحب سے سب کوئی واقف تھے وہاں سوائے چند ایک رشتہ داروں کے سوا کوئی اسلام کا پیرو نہ ہوا برابر تو ذرا میدان صاف تھا لوگ واقف نہ تھے۔ اُن کو ترغیب دینا آسان کام تھا اور اُن کی مزاج کے مطابق تعلیم اور ہدایت اُن کو اچھی لگی اور ساتھ ہی لوٹ مار میں شریک ہونے کا اچھا موقعہ ملا۔ بس پھر کیا تھا جوق جوق اسلام میں لوگ شامل ہونے لگے اور مسلمانوں کی طاقت بھی بڑھنے لگی۔

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا

سیپارہ ۵ سورۃ نسا رکوع ۱۱

ترجمہ - اور اگر یہ ہوتا (یعنے قرآن) کسی اور کا سوائے اللہ کے تو پاتے اس میں بہت تفاوت۔

ترجمہ دیگر - اور اگر ہوتا نزدیک غیر خدا کے سے البتہ پاتے بیچ اسکے اختلاف بہت۔ یہ ایک کسوٹی تبلائی گئی ہے کہ جس سے ہم قرآن کو خدا کا کلام ثابت کر سکتے ہیں اور اگر اس کسوٹی پر وہ پورا نہ نکلے تو ضرور اس کے کلام اللہ ہونے میں شک نہیں بلکہ صاف طور سے انکار کرنا پڑیگا۔ اختلاف تو بے شمار ہیں پر ہم صرف خاص خاص کے دکھلانے ہی پر اکتفا کرینگے۔ تمام ناظرین سے عموماً اور اہل اسلام سے خصوصاً التماس ہے کہ بڑی توجہ کے ساتھ اس ضروری مضمون کو پڑہیں اور انصاف کی داد دیں

۷ - وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ سیپارہ ۸ رکوع ۲۰ سورۃ انعام۔

ترجمہ - اور میں اول مسلمانوں کا ہوں۔

اختلاف قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ ۔ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔ سیپارہ ۳ - سورۃ آل عمران رکوع ۹۔

ترجمہ - کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور اُس چیز کے کہ اوتاری گئی اوپر ہمارے اور جو اوتاری گئی اوپر ابراہیم کے اور اسمٰعیل کے اور اسحٰق کے اور یعقوب کے اور اولاد اُس کی کے اور جو دیگئی موسیٰ کو اور عیسیٰ کو اور نبیوں کو پروردگار اُن کے سے نہیں جدائی ڈالتے ہم واسطے اُس کے فرمانبردار ہیں۔ پہلی آیت میں آپ اپنے آپ کو پہلا مسلمان قرار دیا جاتا ہے اور بعد میں ان کتابوں اور نبیوں کے موافق بیان کیا جاتا ہے۔

اختلاف دیگر - هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۔ سیپارہ ۲۶ - رکوع ۱۲۔

ترجمہ - وہ ہے جس نے بھیجا پیغمبر اپنے کو ساتھ ہدایت اور دین حق کے تا کہ غالب کرے اس کو اوپر دین سارے کے اور کفایت ہے۔ اللہ شاہدی کرنے والا۔ پہلے موسےٰ اور عیسےٰ اور نبیوں کے دین کو سچا ٹھہراتا ہے اور اب ان تمام دوسرے دینوں پر اُس کو غالب تباتا ہے۔ ایک سچے دین پر دوسرا سچا دین کس طرح غالب ہوسکتا اور اُس کی ضرورت ہی کیا ہے؟

۸ - لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۔ سیپارہ ۷ - رکوع ۶

ترجمہ - نہیں واسطے اُن کے سوائے اُس کے کوئی دوست اور نہ شفاعت کرنے والا تو کہ وہ بچیں۔

اختلاف - تمام مسلمان محمد صاحب کو اُمتی کہتے اور مانتے ہیں۔ پر ہم کو اس کی تائید میں کوئی آیت نہیں ملتی اسلئے ہم نے کوئی حوالہ نہیں دیا

۹ - اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ ۔ سیپارہ ۹ - رکوع ۹

ترجمہ - وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں رسول کی جو نبی ہے ان پڑھ۔

اختلاف - وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۔ سیپارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۵۔

ترجمہ - اور جس وقت پڑھتا ہے تو قرآن کردیتے ہیں ہم درمیان تیرے اور درمیان ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے پردہ چھپا ہوا۔ پہلی آیت میں اُمّی بتایا جاتا ہے۔ اور دوسری میں صاف قرآن پڑھنے والا تبایا جاتا ہے۔ اب معلوم نہیں کہ سچ کیا ہے۔ محمد صاحب کے پڑھنے اور لکھنے کی نسبت ایک اور آیت بھی غور طلب ہے۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ ۔ سیپارہ ۲۱ - سورۃ عنکبوت رکوع ۵۔

ترجمہ - اور نہیں تھا تو پڑھتا پہلے اس سے کوئی کتاب اور نہ لکھتا - الخ - تواریخ بھی ثابت کرتی ہے کہ محمد صاحب لکھ پڑھ سکتے تھے۔ پھر امی کس وجہ سے تھے۔

۱۰ - وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔ سیپارہ ۱ رکوع ۱۴

ترجمہ - واسطے اللہ کے ہے مشرق اور مغرب پس جدھر کو منہ کرو تم پس وہاں ہے منہ اللہ کا۔

اختلاف - فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۔ سیپارہ ۲ رکوع ۱

ترجمہ - پس پھیر منہ اپنے کو طرف مسجد حرام کی پہلی آیت میں کیا کہا گیا اور پھر دوسری میں کیا کہا جاتا ہے۔ اس سے بڑہ کر کیا اختلاف ہوگا۔

۱۱ - اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۔ سیپارہ ۱ - سورۃ بقر رکوع ۱۴۔

ترجمہ - تحقیق بھیجا ہم نے تجھ کو ساتھ حق کے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔

اختلاف - قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۔ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - الخ - سیپارہ ۳ - سورۃ آل عمران رکوع ۲ - ترجمہ - تحقیق ہے واسطے تمہارے نشانی بیچ دو جماعت کے کہ آملیں اس میں ایک جماعت لڑتی ہے بیچ راہ اللہ کے وغیرہ۔ پہلی آیت میں تبلایا جاتا ہے کہ محمد صاحب صرف خوشخبری دینے اور ڈرانیوالا ہے۔ معجزے نہیں لایا۔ دوسری آیت میں ایک معجزے کا بیان ہے جو جنگ بدر کی لڑائی کا واقعہ ہے۔ اور ایک مشہور آیت معجزے کی ۲۷ سیپارہ سورۃ القمر میں ہے - اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

مراسلات

کلارک آباد

پنجاب کے مسیحی گاؤں میں سے کلارک آباد ایک مسیحی بستی ہے۔ جو لاہور سے جنوب مغرب کی طرف ۴۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

یہاں کی زمین سرکار سے چرچ مشنری سوسائٹی کو اس مطلب سے دی گئی ہے کہ مسیحیوں کو آباد کیا جاوے ہیر مسٹر کلارک صاحب اس گاؤں کے سپرنٹنڈنٹ اور مسٹر رابرٹ واؤد سنگھ صاحب منیجر ہیں۔

جو زمین مسیحیوں کو دی ہوئی ہے اُن سے اُن کی پیداوار کا چوتھا حصہ لیا جاتا ہے۔ اور اس آمدن کو عموماً گاؤں کے مختلف کاموں کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔

اس گاؤں میں ایک لڑکوں کا سکول ہے جو اس سال میں ورنیکلر مڈل کے لئے منظور ہو گیا ہے۔

ایک لڑکیوں کا سکول ہے جو غالباً پرائمری تک ہو۔ یہاں کے پاسٹر اور علاقہ کے مشنری پادری گف صاحب ہیں۔ اگرچہ ۴۰ یا ۴۷ سال سے یہ گاؤں آباد ہے۔ پر اس کی تاثیر علاقہ پر حرف کے موافق ہے۔

پہاڑوں پر جہاں برف گرتی ہے۔ وہاں ایک تنکا بھی نہیں ہوتا۔ پر اگر کچھ گھاس ہو تو وہ بھی نہیں رہتی۔

کلارک آباد کے گردونواح کے کسی گاؤں میں مسیحی نہیں ہیں صرف کوٹ راہا کشن سٹیشن پر چند ایک ہیں۔ پر وہی جو کلارک آباد سے نکالے ہوئے ہیں۔ یا جنہیں وہاں جاکر آباد ہونیکا حکم نہیں ہے۔

کلارک آباد کے ۴ گاؤں ہیں۔ دو طوں میں گرجے ہیں۔ بڑے کلارک آباد میں پادری صاحب ہیں۔

چھوٹے کلارک آباد میں ایک ضلعی ایک مناد رہا کرتا تھا۔ پادری صاحب یا کوئی اور اور اس کی نماز کرا آیا کرتے ہیں۔

کلارک آباد سے باہر ۳ گاؤں میں متلاشی تھے جن کی تعداد ۵۷ تھی۔

ولایت سے واپس آکے میں گوجرہ سے کلارک آباد کو تبدیل ہو گیا۔

میرا کام خاص کر یہ ہے کہ چونیاں کی تحصیل میں خدا کا کلام سنایا جاوے۔

فروری گذشتہ میں میں یہاں آیا۔

ان دو مناودوں کے سوائے جو کلارک آباد میں تھے کوئی اور مناد علاقہ میں کام نہ کرتا تھا۔

اس تحصیل میں جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے سات سو سے زیادہ گاؤں ہیں۔

اس وقت میرے پاس پورے سات سو نام ہیں پر ابھی اور بھی کئی ایک گاؤں ہیں۔ جو اس تحصیل کی رکھوں میں سرکار نے نئے آباد کئے ہیں۔ جن کو میں نے ابھی تک نہیں دیکھا اس تحصیل میں آٹھ یا دس بڑے قصبے ہیں۔ جن میں کوئی بھی کارندہ کام نہیں کرتا۔

خاص چونیاں جس کی آبادی ۱۲ ہزار سے زیادہ ہے۔ وہاں نہ کوئی کارندہ ہے اور نہ کوئی مسیحی۔

اس علاقہ میں لوگوں کا دل خدا کے کلام کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے

کئی خدا کے بندے اس علاقہ میں کام کر گئے۔ ہمارے گردونواح میں کئی ایک مشن کام کرتے ہیں۔

بہت لوگوں نے خدا کا کلام دوسری جگہوں سے سنا ہوگا۔

کئی ایک لوگوں کے رشتہ دار مسیحی ہیں۔

کئی لوگ اس لالچ سے مسیحی ہونا چاہتے ہیں۔ کہ ان کو کوئی نہ کوئی دنیاوی فائدہ ہوگا۔ اس کی تاثیر بھی ہے۔

ان سارے سببوں کے باعث اس وقت اس علاقہ کی حالت چند ہی مہینوں میں اس طرح کی ہو گئی ہے کہ ۳۰ گاؤں میں ۸۸۹ اشخاص متلاشی ہو گئے ہیں جو اقرار کرتے ہیں کہ ہم مسیحی ہونگے۔ ہم کو مسیحی دین کی بابت سکھلایا جاوے پادری گف صاحب نے مہربانی کر کے میری درخواست پر اس وقت تک علاقہ میں ۹ مناد بھیج دیئے ہیں۔ جوں جوں کام پھیلتا جاویگا تیوں تیوں انشاء اللہ ہے کہ اور آدمی بھی بھیجے جاوینگے۔

تین گاؤں کے لوگوں کو ہندو یا مسلمانوں نے ستایا میں آپ کو دوسرے مضمون میں بتلاؤنگا کہ کس طرح سے خدا نے مشکل کے وقت لوگوں کی مدد کی اور انہیں مخالفوں کے پنجے سے چھڑایا۔

الراقم۔ وارث الدین۔ کلارک آباد۔ ضلع لاہور۔

لوط کا انتخاب

ہمارا التماس

یہ کل بیان ما سبق ہمارے نزدیک درجہ قصہ سے زیادہ منزلت نہیں رکھتا اپنی تفریح طبع کی خاطر اُسے مکتفی جان کر اور ما تحت کو بے سود بیہودہ اور روکھا سمجھ کر اس سالے ردی لوکری کے قعر کے حوالہ کر دینا گویا درج جواہر کی قدر کرنا اور گوہر حقیقی و اصلی کو بے وقعتی سے پھینک دینا ہے۔ استعداد علمی اور لیاقت خوش نگاری کا فخر و ناز تو اُسے ہو جسے قسام نعم نے اپنے بے کراں فضل و کرم سے یہ گرانبہا دولت ودیعت کی ہو۔ یہ تہی دامن اپنی علمی مفلسی اور غریبی سے بخوبی واقف ہے۔ درست بیانی اور زیبا کلامی کا مرتبہ صحیح دماغوں اور ذہن رساؤں کا حصہ و بخرہ ہے لیکن ع

صلاح کار کجا و من خراب کجا۔

یہ دریوزہ گر بیت العلم کیا ہے جو اپنی رائے کو صائب یا بیجا کہے یا اُس پر اُترائے ؎

دنیا میں ہے غرور و تکبر ہنر کے ساتھ۔ ہر کوفسا نہ جو کریں بے ہنر دماغ

گر آپ نوجوان ناتجربہ کار دوستوں کی صلاح دائمی اور عاقبت کا خیال کر کے چند باتیں بطریق مشورت عرض کئے بدوں نہیں رک سکتا خاکسار بصد عجز و انکسار آپ کی مہربانی کا طالب ہو کر اور اپنے کلام کو برگ سبز است تحفۂ درویش کا مصداق جان کر قدرشناسی کا خواہاں ہو۔ استفام محاورات اور نادرستی خیالات سے اغماض کر کے بندہ کو ممنون کریں گے والسلام۔

"دنیا کی سب محفلیں تغیرات زمانہ سے درہم برہم ہو جاتی ہیں۔ مگر خدا کی مرتب کی ہوئی محفل جس میں انقلاب زمانہ سے ہر روز ایک نیا لطف پیدا ہوتا رہتا ہے ہمیشہ آباد رہی اور یونہی قیامت تک ہی رہے گی۔ یہ وہ محفل ہے جس کی رونق کسی کے مٹانے سے نہیں مٹ سکتی۔ وہ پرغم واقعات اور حسرت بھرے سانحے جن سے ہماری محفلیں درہم برہم ہو جایا کرتی ہیں۔ اُن سے بزم قدرت کی رونق دوبالا ہو جایا کرتی ہے۔ ہماری صحبت کا کوئی آشنا حرمان نصیبی میں ہم سے بچھڑ کے مبتلائے وحشت غربت ہوتا ہے تو برسوں ہماری انجمنیں سونی پڑی رہتی ہیں" دماغوں خاص صدمات سے آنکھ پھیر کر اگر دیکھا جائے تو بزم قدرت کی چہل پہل ویسی ہی رہتی ہے۔

یہ چمن یونہی رہے گا پر ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اُڑ جائیں گے۔

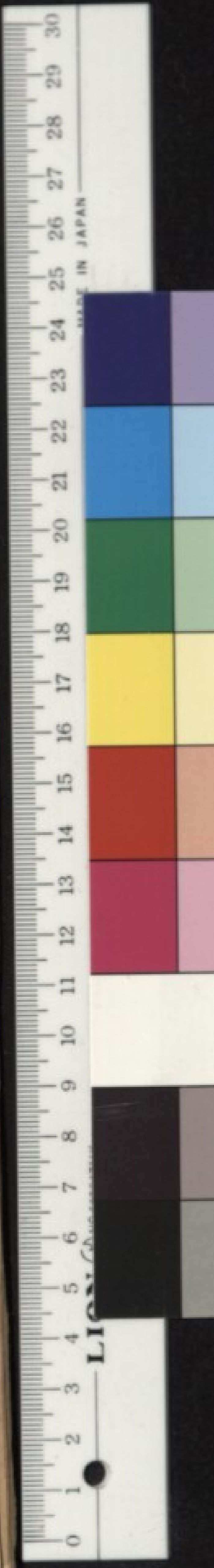
وہ احباب جو کل اس انجمن کی سجاوٹ میں تیرے ہم جلیس تھے۔ آج اُن کی خالی مسندیں اُن کی جدائی اور غیر حاضری کا پتہ دیتی ہیں۔ کیا اُن کی عدم موجودگی کا صدمہ تجھ پر گراں گزرتا ہے۔ وہ تو ایک خاص مشن کیساتھ آئے تھے اور دنیا کے سٹیج پر اپنا پارٹ اور مصوا یا پورا ایکٹ کر کے پس پردہ گم ہو گئے اُن کا نعم البدل تو ہے۔ اب اُنکی آنکھیں پردے کے پیچھے تجھ پر لگی ہیں کہ تو اپنا پارٹ کیسے ایکٹ کر رہا ہے۔ واجب بلکہ الفرض ہے کہ تو اُن کی زندگیوں سے وہ بھاری اور ضروری سبق حاصل کرے جو وہ اپنے گزر جانے پر تیرے لئے پیچھے چھوڑ گئے۔ اور جو اُن کی یادگار سے باقی رہ گیا ہے۔

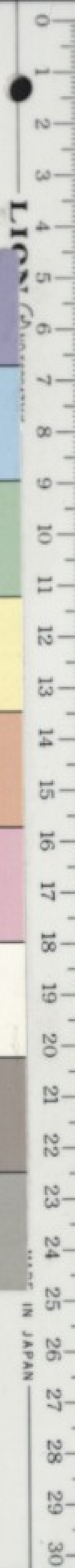
وہ خود تو چلے گئے۔ لیکن اپنی زندگی اور خدمت کی تاثیریں۔ اور کارگزاریاں پس ماندگان کی عبرت اور ہمت کے لئے چھوڑ گئے۔ بجائے اس کے کہ تو ان کے بچھڑنے کے سبب آٹھ آٹھ آنسو بہائے۔ دل کو جلائے۔ غم کھائے۔ جان کو گھلائے بہتر ہے کہ تو اُن کی زندگیوں پر غور کرے اور اپنے واسطے مفید نصائح اخذ کرے کہ کن کن اسباب نے کیسے کیسے وسائل کیساتھ مل کر ان کے سروں کو افسر کامیابی سے سجایا۔ کہاں کہاں انہوں نے باوجود سخت محنت۔ جانفشانی اور عرقریزی کے ناکامی کا منہ دیکھا۔ کیسے کیسے موقعوں اور وقتوں پر انہیں اپنی پیش بین مجوزہ تجاویز کو چھوڑنا اور نئی کو اختیار کرنا پڑا۔ اس سے اُن کی زندگی اور کام میں کیا فرق آیا۔ کیا کیا غلطیاں اُنہوں نے کیں اور ان کے کیسے کیسے کڑوے اور کسیلے پھل اُنہیں کھانے پڑے۔ امتحان اور آزمائش کے نازک موقعوں پر کس متانت اور ثابت قدمی سے وہ اپنی جگہ پر قائم رہے یا ہٹ گئے۔ نامرغوب حالتوں اور کیفیتوں نے کیونکر بار بار حملہ کر کے ان کو دبانا اور گرانا چاہا اور وہ کس طرح ان کا مقابلہ کرتے چلے کیسے کیسے دشمن خون کے پیاسے ہمیشہ اُن کے متعاقب بنے وہ کیونکر روتے جھڑتے ہر ایک کو جواب دیتے اپنی راہ نکالتے رہے۔ سوچ کہ اُن کی کون سی باتیں تیری عبرت کا اور کون سی تیری ہمت کا موجب ہیں۔ ہمارا علم اور تجربہ بہت کچھ اکتسابی ہوتا ہے۔ جو ہمیں دوسروں سے حاصل ہوتا ہے ہم متقدمین کے تجربوں کو اپنا تجربہ بنا لیتے اور اپنے کام میں تقویت پاتے ہیں۔ لوط کی زندگی کے انتخاب کرنے اور ہدیۂ نظر ناظرین کرنے سے ہماری منشا یہی ہے کہ ہم اُس کی نادانی سے اپنے لئے عبرت لیں اور اُس کے انتخاب سے اپنے انتخاب کے وقت مدد پائیں۔ (باقی آئندہ)

کالی کٹ میں ایک رومن کیتھلک عیسائی عورت ۱۴۳ سال کی عمر میں فوت ہوئی۔

ابن آدم

صاحبان ناظرین گزارش کمترین قابل غور ہے۔ مسیحی لوگ خداوند یسوع کو ابن اللہ کہتے ہیں اور خداوند یسوع خود کو ابن آدم کہتا ہے چنانچہ انجیل متی میں (۳۰) دفعہ انجیل مرقس میں (۱۴) دفعہ انجیل لوقا میں (۲۱) دفعہ انجیل یوحنا میں (۱۱) دفعہ۔ یہ لفظ ابن آدم خداوند یسوع نے صرف اُسی کے لئے فرمایا ہے۔ مگر یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ دنیا میں کسی آدمی نے خداوند یسوع کو ابن آدم نہیں کہا۔ ان ستفان شہید نے مرتے وقت کہا تھا اعمال ۷ باب ۵۶ آیت دیکھو میں آسمان کو کھلا اور ابن آدم کو خدا کے داہنے ہاتھ کھڑے دیکھتا ہوں) یہاں بوجوہ معترض جابیٹھنگو اعتراض پیدا ہوتا۔ اسکے خدا کی ہدایت اور مدد سے بغرض دفع اعتراض یہ مضمون پیش نظر کرتا ہوں۔ اور صاحبان معترض کو توجہ دلاتا ہوں کہ یونانی زبان میں ہے۔ (وہ ابن آدم) یعنے خاص ابن آدم جو کلام پاک میں مذکور ہے۔ یہاں مراد عام ابن آدم نہیں ہے۔ شاید خام خیالوں کو اس جملہ پر ہنسی آوے گی۔ اور یہ خیال ہوگا کہ عام ابن آدم اور خاص ابن آدم سے کیا مطلب خیر اس کی تفسیر اسی مضمون میں ظاہر ہو جاوے گی۔ بالفعل کمترین اسباب کو ظاہر کرتا ہے کہ اس لفظ ابن آدم میں بہت ہی بڑا بھید مرکوز ہے۔ چنانچہ دانی ایل نبی نے الہام سے خبر پا کر اس کا تذکرہ کیا ہے کتاب دانی ایل نبی ۷ باب ۱۳ آیت (میں نے رات کی رویتوں کے وسیلے دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہونچا وہ اُسے اُسکے آگے لائے) صاحبان ناظرین خداوند یسوع نے بار بار یہی لفظ کہیں (وہ ابن آدم) یوں فرمایا یعنے وہ خاص ابن آدم جو آدم اول کی حالت میں ہے تاکہ سرداری کرے جس کے سب کچھ تابع ہے۔ حقیقت میں وہ خداوند یسوع ہم عام ابن آدم کے مانند نہ تھا۔ یعنے وہ کامل





انسان تھا۔ زبور (۸) آیت ۴ سے ۶ تک (تو انسان کیا ہے کہ تو اُس کو یاد کرے اور آدم زاد کیا ہے کہ تو اُس کی خبر لے تو نے اُس کو فرشتوں سے تھوڑا ہی کم کیا اور شان و شوکت کا تاج اس کے سر پر رکھا تو نے اُس کو اپنے ہاتھ کے کاموں پر حکومت بخشی تو نے سب کچھ اس کے قدم کے نیچے کیا) فی الحقیقت وہ خداوند یسوع مسیح خاندان روحانی کا سر تھا۔ پہلا خط قرنتیوں کو (۱۵) باب ۴۷ آیت (پہلا آدمی زمین سے خاکی ہے دوسرا آدمی خداوند آسمان سے ہے) صاحبان ناظرین وہ خداوند یسوع مسیح حقیقی انسان ہو کر آیا۔ ہوا۔ پھر بھی اُٹھا۔ اس پر یہودی لوگوں کا یہ خیال تھا کہ خاص (وہ ابن آدم) جو کتاب دانی ایل نبی میں مذکور ہے وہی مسیح ہے پس اسی لفظ سے مسیح سمجھا جاتا تھا۔ اسی واسطے یہودیوں کا قول تھا کہ مسیح ابد تک رہیگا۔ اور تو کہتا ہے کہ ابن آدم کا مرنا ضرور ہے۔ یہ ابن آدم کون ہے جو مرنے والا ہے۔ انجیل یوحنا (۱۲) باب ۳۴ آیت (لوگوں نے جواب میں کہا ہم نے شریعت سے سنا ہے کہ مسیح ابد تک رہیگا۔ پھر تو کیونکر کہتا ہے کہ ضرور ہے کہ ابن آدم اُٹھایا جائے یہ ابن آدم کون ہے) صاحبان ناظرین قوم یہود اس بات سے خوب واقف تھے کہ ابن آدم خاص لقب ہے اُس شخص کا جو خدا کا بیٹا ہے۔ انجیل لوقا (۲۲) باب ۶۹ و ۷۰۔ آیت (اب سے ابن آدم خدا کی قدرت کے دہنے ہاتھ بیٹھا رہیگا (۷۰) تب سبھوں نے کہا پس کیا تو خدا کا بیٹا ہے اُس نے اُن سے کہا جو تم کہتے ہو وہی میں ہوں) غرضکہ یہودی لوگ ابن آدم کا لفظ سنکر ابن اللہ مراد سمجھتے تھے۔ اسلئے انہوں نے تعجب سے کہا کہ کیا تو خدا کا بیٹا ہے۔ کیونکہ وہ ابن آدم تو ابن اللہ ہے۔ پس اے صاحبان معترض خداوند یسوع کی نسبت لفظ (وہ ابن آدم) کو عام ابن آدم نہ سمجھئے۔ بلکہ (لفظ وہ ابن آدم) سے خداوند یسوع کو ابن اللہ تصور کیجئے۔ کیونکہ اس لفظ (وہ ابن آدم) میں یہ بھی بہت بڑا راز ہے۔ (کہ وہ ابن اللہ ہے) جو آپ پر اس مضمون سے ظاہر ہوتا ہے۔ ضرور ہے کہ پیارے معترض بھائی اب آئندہ کو خدا کی مدد سے اپنی اس غلط فہمی سے بیداری حاصل کرکے راہ راست پر چلنے کے لئے کوشش کرینگے اور خداوند یسوع (یعنے وہ ابن آدم کو جو ابن اللہ ہے) اپنا نجات دہندہ قبول کرکے اُس کے خون پاک سے اپنے گناہ آلودہ دل کو پاک و صاف کرینگے تاکہ ابدی زندگی میں حصہ پاویں فقط۔

دامن پکڑا جس نے مسیح الامیر کا
عصیاں کی قید کی وہ رسن سے نکل گیا

راقم قاضی عزیز مسیح مبشر کیمپ اورنگ آباد دکن۔

پادری جان ٹریل صاحب مرحوم

وفات پُر آفات جناب بزرگ وار گرامی پادری ٹریل صاحب مقیم عرصہ از قدیم مقام جے پور راجپوتانہ نے خاص جے پور و معہ نظامت و ضلع جے پور کو کیا تمام راجپوتانہ کو غم و الم میں ایسا غرق کیا کہ یہ زخم پر از زخم کلیجہ چاک جو یک عرصہ تک آرام کو کہاں قلق و دوام راجپوتانہ کے لوگوں کے دل سے نہیں مٹیگا۔ غالباً انجناب تک بھی یہ خبر پہونچ چکی ہوگی۔ مگر میری خیال کچھ مضائقہ نہیں ہوگا کہ صاحب مرحوم و مغفور کی نسبت آپ مہربانی کرکے اپنے پرچہ میں جگہ دینگے تو نہایت احسان ہوگا لہذا الغرض صدر خدمت میں ملتمس ہوں کہ آنے والے ہفتہ میں اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دینا فرماویں۔ زیادہ آداب ہمیں خیال کرتا ہوں کہ آپ صاحب موصوف و مرحوم سے آگاہ و واقف ہونگے۔ و نیز برادران پنجاب و کچھ حصہ ہند صاحب موصوف و مغفور سے اچھی طرح آپ کے چہرہ بشاش کی شناخت رکھتے ہونگے۔ اس غرض سے چونکہ اخبار مذکور کا دور پوری وسعت رکھتا ہے۔ میں کچھ فقرات ٹریل صاحب مرحوم کی خدمات نیک انجامات کو جو میرے ناقص خیال میں خالی از فائدہ ناظرین نہ ہوگا لکھنا چاہتا ہوں :-

صاحب موصوف ہندوستان میں ۱۸۶۹ء میں حصہ راجپوتانہ شہر بیاور جو اس خطہ راضی کا بنیادی اور مشہور و معروف شہر ہے تشریف لاکر سکونت اختیار کی آپنے ملک Scotland کے مشہور کالج میں تعلیم پائی۔ اور بعد تکمیل تعلیم کے خدمت مسیح کو اس ملک میں تشریف لائے قریب دو سال بیاور میں Beawar کام کرکے ۱۸۷۲ء میں جے پور راجپوتانہ میں قدم قدیم کو قیام دیا۔ اس کو قریب ۳۸ سال ہوتے ہیں۔ اس عرصہ میں آپ نے ڈیڑھ سال تک اودے پور راجپوتانہ میں بسر کرنے کے تمام اپنی عمر عزیز کا حصہ اس ضلع جے پور خاص جے پور میں آپ نے اخیر وقت تک ایک جوانمرد بہادر دلیر مسیح سپاہیانہ زندگی کا اخیر دم بمقام اودے پور راجپوتانہ جہاں آپ واسطے تبدیل آب و ہوا کچھ عرصہ کے واسطے تشریف لے گئے تھے بتاریخ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۹ء بروز منگل بوقت صبح آپ نے اپنے ہتھیار بعد جفاکشی جنگ دجال بلشکر شیاطین زمین پر پھینک کر اُس آرام ابدی میں جس کے وہ حق حقیقی سے وارث و دوام کے اُمیدوار تھے حاصل کیا اور تمام راجپوتانہ کے لوگوں کو ایک عالم سناٹا میں ڈال دیا۔ عجب کرشمہ کے ساتھ صاحب مرحوم نے اپنے آقا کی آواز کو ساتھ صحت و تندرستی بلا کسی بیماری میں مبتلا ہونے یا ایک گھنٹہ تک بھی بیمار ہونے کے اناً فاناً جواب دیا۔ صاحب موصوف کو کوئی بیماری نہ تھی۔ قریب ستر سال کے آپ کی عمر بقول انجیل پوری عمر تھی۔ رات کو جس کی صبح کو یہ غم و ملال کا پہاڑ ٹوٹا گزرا اچھی طرح سے سونے صبح کو اچھی طرح بیدار ہو کر چھوٹی حاضری کھائی۔ بعد چھوٹی حاضری کھانے کے ابد جا ضرور میں واسطے حاجت رفع ضروری کو گئے تھے۔ بارے اللہ عالم نہ معلوم کیا ہوا کوئی نہیں جانتا۔ جب کچھ دیر ہوئی وقت معمول سے۔ تو خدمتگار نے دروازہ کے سوراخ سے صاحب موصوف کو

جا ضرور میں دیکھا کہ آپ کی روح رخصت ہوگئی۔ یہ ماجرہ خدمتگار نے آپ کی عزیز دختر صاحبہ کو جو ہمراہ صاحب موصوف تھی خبر دی۔ دختر صاحبہ نے جب اپنے والد بزرگوار کی حالت مذکور پائی بے ساختہ نعرہ مارا اس ماجرہ کیجہ چاک کی آواز ڈاکٹر فسنفرڈ صاحب اودے پور جن کے یہاں آپ مہمان تھے۔ فوراً پہنچ جا ضرور جس موقعہ پر کرنیل صاحب موصوف کا یہ حال ہوا جا کر دیکھا تو کرنیل صاحب کا جسم تھا روح کوچ کرگئی تھی۔ اسی روز شام کو صاحب مرحوم کے رسم وکفن و دفن اودے پور میں ہوئی

صاحب مرحوم کی خوبیاں اور مسیحی طبیعت ہونے اور ہر دلعزیز پرجن دکھ بھنجن (पर जन दुख भंजन) ہونا اور فروتنی مزاج و بھولا سادھو (भोला साधु) اور اپنی زندگی اپنے واسطے نہیں لیکن مسیحی خدمت کے لئے ہونا جے پور۔ ضلع جے پور اور مقامات راجپوتانہ تو کیا شاید دنیا میں بعض جگہ نہیں ملیگا۔ جہاں کسی سے اور جب کب ملنا ہوا اطلاع۔ یک لمحہ دیر با آواز بلند کہہ سکتے کہ بیشک بیشک اور لکھی ہوئی باتیں صاحب موصوف کے کیسے شان شایاں ہیں رحم۔ خدا پرستی۔ دوسرے کو خوش رکھنا۔ خود کی خوشی وراحت کا فکر نکرنا۔ مطابق اس فقرہ انگریزی جو آپ کے لئے نہایت موزوں ہے۔ "Forgetfulness of self & thoughtfulness of others" تھا آپ بیشک اپنے لئے نہیں جیتے تھے بلکہ ہندوستان کے لوگوں کی بھلائی اور بہتری کے لئے اپنی زندگی بلکہ اپنی تندرستی تک کی پرواہ نہ تھی۔ آپ ہر ایک کی جو جس غرض سے آپ کے پاس جانا چاہتا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور کبھی مشکل تھا یہ جواب کسی کو ملنا کہ (ابھی فرصت نہیں) جیسا کہ اکثر ہم غریب لوگوں کو امیروں کے در دولت سے جواب ملتا ہے۔ آپ ہر گھڑی جان ومال سے دوسروں کی مدد روحانی و جسمانی بلا کسی پیچ وحیلہ ہمہ تن تیار رہتے تھے میں کہہ سکتا ہوں کہ شاید نہیں بلکہ سچ کے کیا معنے کہ آپ کو دیکھکر دشمن بھی پانی پانی ہو جاتا تھا۔ یہ آپ ہی کا حصہ تھا کہ ہندوؤں کے منہ سے پاک جگہ میں کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ صاحب کیوں آتے ہیں بلکہ خوشی تمام بے روک ٹوک ساتھ عزت آپ کو ہندوؤں میں تعظیم کی جگہ بٹھلا کر مسیحی نجات دہندہ کی خوشخبری سنتے تھے یہاں تک آپ نے اپنے کو ہندوستانیوں سے ہندوستانی سا بنا لیا تھا کہ گلی کوچوں میں چھوٹے چھوٹے لڑکے آپ کی انگلی پکڑ لیا کرتے تھے۔ اور وہ کان ہاٹ سڑک گلی میں پتھر لکڑی سیڑھی تختہ۔ دھوپ۔ چھایا میں بیٹھنا تو آپ کے دلی منشاء کے مطابق جگہ تھیں۔ کونسا ہوگی۔ فقیر سادھو سنیاسی مہنت ہوگا جو آپ کی قدم بوسی کو آکر دعا بس اس ہی خواہش سے گیا ہوگا کہ پھر صاحب موصوف سے جلد ملاقات ہووے اور دل میں نہ سوچا ہوگا کتنا جلد وہ خود بھی مسیحی مذہب میں شامل ہو جاوے آخیر میں اتنا کہنا کافی ہوگا کہ جیسا اپنے لوگوں کا چرواہا تھا۔ چرواہی کا حق ایسا ادا کیا جو شاید کم کوئی ایسا کر سکتا ہے میں اس پر آپ کی خوبیوں اور مسیحی طبیعت ہونا ختم کرتا ہوں اور ناظرین خود اندازہ کر لیں گے کہاں تک راست ہے جس روز صاحب موصوف نے رحلت کی خبر مہاراجہ صاحب بہادر جے پور کے کانوں پہنچی قریب کچھ عرصہ تک دم بخود اپنی نشست میں ساکتہ غم و فکر رہے اور اپنی زبان مبارک سے صاحب موصوف کی اکثر کی خوبیاں کو حاضرین دربار سے ظاہر کرتے تھے کہ صاحب سچ مچ پرمیشر کے بھگت۔ परमेश्वर भगत اور یہاں تک ہمدردی صاحب موصوف کے لئے ظاہر کرکے خود قدم رنجہ فرما کر واسطے ماتم پرسی ڈاکٹر مکالسٹر صاحب کے بنگلہ مشن حاطہ میں تشریف لے گئے آخیر میں ناظرین سے ملتمس ہوں کہ صاحب موصوف کے رشتہ داراں و نیز ان کی دختر نیک اختر کے لئے دعا تسلی کریں۔ ہاں بیشک باشندگان کلیسیا جے پور کے لئے بھی جو کچھ حالت مذبذب ہے۔ اور ہوگی۔ وے ہی لوگ خوب جان سکتے۔ جنکا چرواہا و باپ چھوڑ گیا۔ لیکن تاہم خوش قسمت ہے جے پور کی کلیسیا کہ ابھی تک جناب ڈاکٹر مکالسٹر صاحب جن کا دم قدم خدا قائم رکھے۔ (آمین۔) انہیں صفت موصوف مذکور کے ہمارے بیچ میں موجود ہیں۔ اور وہ خوراک جس کی محتاج یہ کلیسیا ہے۔ صاحب موصوف خوب جانتے ہیں۔ کھلانے خوراک روحانی وجسمانی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑتے ہیں۔ گو کہ خود بھی اپنے ہمخدمت کی جدائی سے از حد رنجیدہ ہیں۔ مگر اپنے لوگوں کو جیسے عقاب اپنے بچوں کو اپنے پروں تلے رکھتا ہے۔ رکھینگے اور رکھتے ہیں۔ خدا آپ کی عمر دراز وطاقت جسمانی وروحانی کو طاقت بخشے آمین۔

میں ایک صاحب مرحوم کی جدائی سے غم عمیق سے مغموم

خاکسار نولکشور مالویہ۔

ایک آریہ کا مسیحی ہونا

ناظرین کو واضح ہو کہ یہ ایک بڑی خوشی کی خبر ہے کہ سوامی جگناتھ جو کہ آریہ سماج کے ایک بڑے لیکچرار تھے اور جنہوں نے جے پور میں تین دفعہ اگر مسیحی دین کے برخلاف بڑے جوش وخروش سے لیکچر دیئے تھے۔ پر خدا تعالیٰ نے انہیں راہ راست کی طرف پھیرا اور تاریکی سے نکالکر زندہ روشنی میں لایا اور اُس نے ماہ جون میں پادری و ڈیاوال صاحب سے بپتسمہ پاکر مسیحی کلیسیا میں شامل ہوگئے۔ اُن کی پوری کیفیت یہ ہے کہ وہ آریہ سماج کے بڑے پرجوش اور مشہور لیکچرار تھے۔ اور عرصہ تین سال کا گذرا کہ انہوں نے اس جگہ دو لکچر مسیحی دین کے برخلاف دیئے اول کہ بائبل خدا کا کلام ہی نہیں۔ دوئم کہ مسیح خدا کا بیٹا ہی نہیں۔ انہوں نے دنیا کے نور کے برخلاف کہا تھا۔ وہ سب ناواقفی سے تھا۔ کیونکہ وہ آج انہیں اپنے دین کے لئے ایک سچا ستون اور گواہی دینے والا پولوس رسول کی مانند بنانے مانگتا تھا وہ اب اپنی زبان مبارک سے اپنے مسیحی ہونے کا حال

یوں بیان فرماتے ہیں کہ تم ہمن کریں نے اس بگجر دیا کہ یسوع خدا کا بیٹا نہیں ہے اور اس دن جتنے مسیحی وہاں موجود تھے پر اُن میں سے کسی نے اُس وقت کچھ نہ کہا پر جاسوا اس کے کہ وہ مجھے کچھ کہتے کہ تم کیوں مسیح پر اس طرح کے الزام لگاتے ہو پر وہ خاموش کھڑے رہے اور برداشت کرتے رہے۔ سو جب میں رات کو سونے لگا تو مجھے نیند نہ آوے اور اس پر سوچوں کہ مسیحیوں میں اس درجہ کی برداشت کہاں سے آگئی ہے۔ اگر کوئی مجھے یا میرے مذہب کے برخلاف کچھ کہے تو مجھ سے تو برداشت نہیں ہو سکے۔ سو میں نے بائبل کی سٹڈی کرنی شروع کی۔ پہلے تو میں مسیح کے برخلاف بائبل کو پڑھا کرتا تھا۔ لیکن اب نور کی تلاش میں میں نے بائبل کا مطالعہ کرنا شروع کیا اور معلوم ہوا کہ ان کا گرو جس کے برخلاف میں بگجر دیتا تھا۔ وہی ان کو اس طرح کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کا مجھ پر عجیب اثر ہوا۔ اور بائبل کی سچائی دل پر نقش ہوگئی۔ بس وہ مجھے بھی اب تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے آیا۔ اب میرے دل میں بڑی شانتی اور آنند ہے کہ میں نے راہ راست کو پا لیا۔ ابھی تک وہ ظاہر نہیں ہوئے تھے کہ وہ عیسائی ہو گئے ہیں۔ پر وہ اب ظاہر ہونے والے ہیں۔ انہیں چند روز سے سخت پیچش ہوئی تھی۔ جس کے سبب سے وہ کمزور ہو گئے ہوئے ہیں۔ پر خدا کا بڑا شکر ہے کہ انہیں صحت حاصل ہو گئی ہے۔ یہ شخص اصل میں مرہٹہ ہیں۔ پہلے سنیاسی تھے پھر آریہ ہوئے اور اب مسیحی دین میں شامل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بڑے تیرتھ دیکھے اور قریباً ہندوؤں کے تمام مشہور تیرتھوں اور جگہوں کو دیکھ آئے ہوئے ہیں اور ابھی وہ اپنی کل زندگی سیر اور واقعات کو لکھ رہے ہیں۔ جن کو وہ مکمل کر کے شائع کروائیں گے۔

کاش کہ خدا دھرمپال اور دیگر آریہ سماج کے معزز لیکچراروں کو راہ راست اور زندگی کے نور میں لے آوے۔ میری ہمیشہ یہ دعا اللہ کے ورثے ہے۔ کہ وہ کل ہندوستان کو جو ابھی تک تاریکی میں ہے۔ سچے نور میں لا دے۔

آپ کا تابعدار اور خیر خواہ ایک پہاڑی۔

ملک کنعان کی سیر

کنعان کی قدیمی حالت

بحیرۂ شام کے مشرق سمت ملک روم کا وہ علاقہ ہے جس کو سوریہ کہتے ہیں اس علاقہ کے بڑے صوبہ کا نام کنعان ہے۔ جس کو مذہبی خیال سے پاک زمین ارض مقدس ہولی لینڈ پکارا جاتا ہے۔ مختلف زمانوں میں اس کے مختلف نام رہے ہیں۔ یوئیل نبی اس زمین کو فلستین کے نام سے پکارتا ہے جیسا صحیفہ یوئیل ۳/۴ میں مرقوم ہے۔ تمہیں مجھ سے کیا کام ہے۔ اے صور و صیدا فلستین کی ساری نواحی۔ پھر یسعیاہ کا صحیفہ ۱۴/۲۹ اے ساری فلستین تو اسلئے خوشی مت کر کہ اُس کا لٹھ جس نے تجھے مارا ہے ٹوٹا ہے۔ وعدہ کی زمین اور اسرائیل کی زمین بھی اُس کا نام ہے۔ اسموئیل ۱۳/۱۹ اُس وقت اسرائیل کی ساری زمین میں ایک لوہار نہ ملتا تھا۔ سب سے پرانا نام اس علاقہ کا کنعان کی زمین ہے حضرت نوح کے بیٹے حام کے بیٹے کنعان کے نام پر نامزد ہوا جیسا کہ پیدائش کتاب ۹-۱۸ میں مرقوم ہے نوح کے بیٹے جو کشتی سے نکلے سم۔ حام اور یافت تھے۔ اور حام کنعان کا باپ تھا۔ پھر ۱۰/۱۵ میں یوں مرقوم ہے اور کنعان سے صیدا جو اُس کا پہلوٹا تھا ..... بعد اس کے کنعانیوں کے گھرانے پھیلے اور کنعانیوں کی حد میں صیدا سے جرار کی راہ میں غزہ تک۔ جب اسرائیل کی سلطنت دو حصوں میں راحبعام پسر سلیمان کے عہد میں تقسیم ہوگئی۔ تو داؤد کے خاندان کے شاہی علاقہ کا نام یہودیہ مشہور ہوا۔ اسیری کے بعد عموماً ملک کنعان کا نام یہودیہ بولا جاتا تھا۔ رومی سلطنت میں کنعان کے صوبہ دکن کا نام یہودیہ لکھا جاتا رہا۔ انبیاء سلف کے زمانہ میں اکثر اس کو پاک زمین یا ارض مقدس کہتے تھے۔ ذکریاہ نبی کی کتاب ۲-۱۲ میں یوں مرقوم ہے۔ اور خداوند یہوداہ کو سرزمین مقدس میں اپنا بخرہ جانیگا اور یروسلم پھر اُس کا منظور نظر ہوگا۔ صلیبی لڑائیوں کے وقت سے تو یہ نام ارض مقدس عام تام ہو گیا۔ اور اب تک یہودی، مسیحی، محمدی اس کو ارض مقدس ہی کے نام سے پکارتے ہیں۔

ملک کنعان کا طول ۱۵۰ میل اور عرض ۸۰ میل ہے کل علاقہ دس ہزار مربع میل ہے۔ اس وقت کل آبادی سوریہ کی ۳ لاکھ سے کچھ ہی اوپر ہے۔ جس علاقہ کو اسرائیلی غیر قوموں کا جلیل کہتے تھے۔ وہ سوریا کے جنوب اور کنعان کی شمالی سمت میں ہے۔ یہ ایک تنگ وادی ہے۔ جو پہاڑ جنگل جھیلوں اور وادیوں سے قلعہ کی طرح محصور ہے مشرق کی طرف کسی قدر سطح مرتفع ہے۔ سمندر کی طرف میدان اور درمیان میں اکثر پہاڑ ہیں۔

شعر و سخن

مسیحی مذہب کے مخالفوں کا شور

چمن میں بلبلو یہ شور کیوں ناحق مچاتی ہو۔
نہیں سوتا ہے کچھ مالی جو تم اُس کو جگاتی ہو۔
برابر جاگتا رہتا وہ اپنے باغ کی خاطر
مگر صد حیف پھر بھی جال میں اُس کے پھنساتی ہو
ہے تھوڑے دن کی آزادی کرو دل کھول پروازی
تراشے جائینگے بازو نہیں کچھ خوف کھاتی ہو۔
بتاؤ کونسی خوبی ہے تم میں جو چہکتی ہو۔
سمجھ میں کچھ نہیں آتا ہے جو تم راگ گاتی ہو
کبھی تو شجر پر بیٹھو کبھی چھپر سے سر گردو
یہ عادت جھلبلی ہے پھر گلو کیوں ستاتی ہو۔

خادم۔ ایم۔ سی۔ نیوٹن گل۔

انتخاب الاخبارات

لارڈ منٹو پر قاتلانہ حملہ

ہمعصر ہندوستان رقمطراز ہے۔ کہ

کسی ناعاقبت اندیش نے ۱۳ نومبر کو حضور وائسرائے پر قاتلانہ حملہ کیا۔ لارڈ موصوف آجکل دورہ میں مصروف ہیں احمد آباد (صوبہ گجرات) کے ریلوے سٹیشن سے آپ معہ لیڈی منٹو گاڑی میں سوار ہو کر رانی سپاری کی سماد ھ کی طرف تشریف لے جانے والے تھے اور تماشائیوں کا انبوہ کثیر بازار میں جمع تھا کہ اس مجمع میں سے دو چیزیں آپ کی گاڑی پر حملہ کے ارادہ سے پھینکی گئیں۔ پہلی شے کو تو ایک یوروپین سارجنٹ نے جو آپ کی گاڑی کے پیچھے کھڑا تھا۔ ہوشیاری سے روکا اور تلوار کی ضرب سے پرے پھینک دیا۔ دوسری شے وائسرائے کے جمعدار کو جو لیڈی منٹو پر چھاتہ لگائے کھڑا تھا۔ کلائی پر لگی اور وہ غش کھا کر زمین پر گر پڑا۔ لارڈ منٹو باوجود اس ناگہانی سانحہ کے گاڑی میں سوار اپنی منزل مقصود یعنی رانی کی سمادھ کو چلے گئے۔ اور کوئی ایسی بات نہ کی جس سے معلوم ہوتا کہ آپ پر اس واقعہ کا غیر معمولی اثر ہوا ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آپ نے اپنی سپیشل گاڑی میں تمام لوکل افسروں کو کھانے پر مدعو کیا اور معاملہ پر بات چیت کی۔ اس دوران میں وہاں خبر پہونچی۔ کہ جو چیزیں لارڈ موصوف پر پھینکی گئی تھیں۔ اور وہیں روک کر گرا دی گئی تھیں اُن میں سے ایک کو ایک راہ گزر نے اٹھایا جو پٹاخہ کی طرح پھٹ گئی اور اس شخص کو سخت ضربیں آئیں۔ پولیس تحقیقات میں مصروف ہے۔ مگر ابھی تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ نہ کوئی مجرم گرفتار ہوا ہے۔ یہ واقعہ کیا ظاہر کرتا ہے؟ اس کے معنے کیا ہیں؟ اس کے معنے یہ ہیں کہ بد قسمتی سے ہمارے ملک میں چند ایسے مجنوط الحواس لوگ موجود ہیں جو ملک کی موجودہ پولیٹکل حالت کو زیادہ پیچیدہ بنائے بغیر چین نہیں لیں گے۔ اور کئی انگریزوں کے دل میں غلطی سے یا درستی سے اہل ہند کے متعلق جو بدظنی پیدا ہو چکی ہے اُسے زیادہ سنجیدہ اور افسوسناک شکل دیئے بغیر نہ رہیں گے یہ حملہ اس لحاظ سے اور بھی زیادہ افسوسناک ہے کہ لارڈ منٹو اور لارڈ مارلے کی اصلاحوں کا اعلان ابھی ہوا ہے۔ اور اس موقعہ پر اس قسم کی حرکات کے معنے یہ ہیں کہ ہم اس قسم کی جو فیاضی اور محبت کی سپرٹ میں ہماری طرف اُٹھایا جاتا ہے قدر کرنا نہیں جانتے۔ افسوس ہے کہ اس قسم کے افعال خواہ وہ ذاتی یا شخصی منبع سے ہی پیدا کیوں نہ ہوں غلط فہمی پیدا کرنے کا میلان رکھتے ہیں۔ اور عموماً یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ ان کی تہ میں ایک سے زیادہ آدمیوں کا ہاتھ ہے۔ اس غلط فہمی سے ہندوستان کو نقصان پہونچ سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے اور اسلئے اس فعل کی ملکی پہلو سے جس قدر ملامت کی جائے۔ بجا ہے۔ اخلاقی پہلو سے بھی یہ حرکت سرزنش کے قابل ہے۔ اور ہر سچے ہندوستانی کو کیا بلحاظ انسانیت کے اور کیا بلحاظ پالٹیکس کے اس بات پر غصہ آنا چاہیئے کہ اس کا سارا ملک چند کوتہ اندیشوں کی وجہ سے خواہ مخواہ بدنام ہو رہا ہے۔

عجیب گھڑی

نیویارک (امریکہ) کی ایک بیمہ کمپنی میٹرو پولیٹن نامی کے دفتر کی عمارت بڑی ہی عالیشان ہے اس میں ایک گھڑی ایسی لگائی گئی ہے۔ جس کی برابری دنیا میں اور کوئی گھڑی نہیں کر سکتی اس کی سوئیاں اتنی بڑی ہیں کہ ایک بار وائل کے چاروں طرف گھوم آنے میں اس عمارت کی تین منزلوں تک جانا پڑتا ہے۔ جب اس میں سے ایک سوئی کسی کھڑکی کے سامنے آجاتی ہے۔ تب اس سے کھڑکی بالکل ہی ڈھک جاتی ہے منٹ کی سوئی کی لمبائی ۱۴ فٹ اور گھنٹے کی سوئی کی لمبائی ۱۱ فٹ ہے۔ زمین سے چار سو فٹ کی بلندی پر یہ گھڑی لگائی ہے۔ اس کے اندر بجلی کی روشنی کا انتظام ہونے والا ہے۔ روشنی ہونے سے ہر جگہ کے فاصلہ سے اس گھڑی کی سوئیاں نظر آسکیں گی۔

ہند بھی ایک عجیب بستی ہے

آوازہ کسنی ہے کہ ہند کی رسم اور عادت میں ریفارم ہو۔ ریفارمر اپنی ایڑی تک زور لگا دیتے ہیں کہ کسی طرح لوگ سمجھ جائیں۔ لیکن لوگ ہیں کہ اُن کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ جو بدعت اور خرابی رنڈیوں کے ناچ نے مچا رکھی ہے۔ وہ پنجاب میں عام لوگوں پر عیاں نہ ہو تو نہ ہو لیکن اگر ذرا پنجاب سے نکل کر سنٹرل پرانت کی طرف چلے جائیں کئی خاندانوں کے خاندان ناچ نے تباہ کر رکھے ہیں۔ اُس طرف رنڈیوں کو رکھنا اور اُن کا ناچ دیکھنا ایک معمولی بات ہو یہاں تک کہ سری کرشن جی کا جنم اتسو ہو۔ پوجا کیجاتی ہو۔ مندروں میں جہاں کسی غیر کو آنے کی اجازت نہیں۔ وہاں پر کنچنیوں کا ناچ ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ غرضیکہ ناچ ایک معمولی بات ہو رہی ہے۔ رنڈیاں بھی ایک دو گھنٹے میں سینکڑوں کی مالک بنجاتی ہیں۔ لیکن اس پر بھی اکتفا نہ کر کے اب مدراس میں پبلک کی طرف سے ایک میموریل ناچ کی ضرورت کی تائید میں تیار کیا گیا ہے۔ مدراس میں ناچ کے مذہبی پیشواؤں اور ملکی لیڈروں نے بہت کچھ مخالفت کی تھی اور اس کے بد نتائج سے لوگوں کو آگاہ کیا تھا لیکن مدراس کی پبلک کو یہ خوب سوجھی ہے چنانچہ میموریل میں لکھا ہے کہ یہ طریق خوشی زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے۔ یہیں نہیں بلکہ یورپ و امریکہ ایسے مہذب ملکوں میں بھی رنڈیوں کے ناچ دستور کا طریق ہر طرح جائز اور مناسب سمجھا جاتا ہے اور صرف ایک ہی طریق سے ہزاروں عورتیں بڑی آسودگی سے زندگی گزارتی ہیں۔ میموریل بھیجنے والوں نے لارڈ لینسڈول صاحب سابق وائسرائے ہند اور لارڈ ملاک صاحب سابق گورنر مدراس کے فیصلوں کا حوالہ دیا ہے جنہوں

نے ناچ کے طریق کو فحش نہیں مانا۔ اس کے علاوہ یہ بھی لکھا ہے کہ خاص انگلستان میں گانے بجانے کے ہال جا بجا موجود ہیں جہاں رقص و سرود ہوتا ہے اور عورتیں ناچتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو ہرگز فاحشہ قرار نہیں دیا جاتا۔ پھر ہندوستان میں اُس کی مخالفت کیا معنے رکھتی ہے غرضیکہ اسی طرح کے اور بہت سے دلائل ناچ کی تائید میں دیئے گئے ہیں۔ زمانہ بھی عجیب رنگت پکڑتا ہے۔ اور خاصکر ہندوستان میں جو آگے ہی سے ایسے عیش و نشاط کے جلسوں اور یار دوستوں کی رنگ رسیوں سے تباہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ایک طرف سوشیل ریفارمر ہند کی حالت سدھارنے کے درپے ہیں اور دوسری طرف اہل ہند ہیں۔ اور یہی کہتے چلے جاتے ہیں کہ ہم سنبھلنا نہیں جانتے ✤

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کرایہ میں اضافہ ✤

نارتھ ویسٹرن ریلوے کا کرایہ بڑھائے جانیکی افواہیں عرصہ دراز سے گرم تھیں۔ آخر ان کی صداقت پایہ ثبوت کو پہونچ گئی۔ اور ریلوے مذکور نے اعلان کر دیا ہے کہ یکم دسمبر سے اس کی شرح کرایہ میں اضافہ کیا جائیگا۔ یہ اضافہ صرف انٹرمیڈیٹ۔ دوم اور اول درجہ کے لئے ہے۔ تھرڈ کلاس کے مسافر وہی کرایہ ادا کرینگے جو وہ اس وقت ادا کرتے تھے انٹرمیڈیٹ کلاس کے کرایہ میں ½ حصہ کی زیادتی ہوئی ہے یعنی اس وقت جس سٹیشن کا کرایہ ۶ ہے اس میں ایک آنہ کا اضافہ ہو کر سات آنے کرایہ ہو جائیگا اور جس کا کرایہ چھ روپیہ ہے اُس کا سات روپیہ ہو جائیگا۔ علیٰ ہٰذالقیاس دوم اور درجہ اوّل کے لئے بھی یہی نسبت ملحوظ رکھی گئی ہے لیکن اگر کوئی شخص واپسی ٹکٹ لیگا جس کی میعاد فاصلہ کے مطابق ۲ سے ۱۵ یوم تک ہوگی تو اُس سے موجودہ کرایہ ہی چارج ہوگا ریلوے کی طرف سے اس اضافہ کی وجہ یہ سنی جاتی ہے کہ اول۔ دوم اور ڈیوڑھے درجہ کی گاڑیوں میں سابق سے بہتر سامان آسائش مثلاً برقی پنکھے۔ برقی روشنی۔ کھانیکا کمرہ وغیرہ مہیا کیا گیا ہے جس سے ریلوے کے اخراجات بڑھ گئے ہیں۔ لیکن یہ سامان تو صرف اول اور دوم درجہ کی گاڑیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ جن میں عموماً یورپین مسافر سفر کرتے ہیں۔ ڈیوڑھے درجہ جس کے مسافر عموماً ہندوستانی ہوتے ہیں۔ کرایہ زیادہ کرنا بے محل ہوتا ہے۔

نئی پنجاب کونسل

گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے اس امر کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب کونسل کے ایک ممبر کا انتخاب ۱۵ دسمبر کو یونیورسٹی ہال میں پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ہوگا۔ کونسل کے ان نیوں ممبروں کے ووٹ کے کاغذات کی تصدیق جنہیں میونسپل اور ڈسٹرکٹ کمیٹیوں نے منتخب کرنا ہے۔ ۱۵ دسمبر کو ہوگی اور ووٹ ۱۸ دسمبر کو لارنس ہال میں گنے جائینگے۔ نئی پنجاب کونسل کے غیر سرکاری ممبروں کا جلسہ گورنمنٹ ہاوس لاہور میں ۳ جنوری کو حضور وائسرائے کی کونسل کے لئے ایک زائد ممبر منتخب کرنیکے متعلق ہوگا

عمر قید اپیل نامنظور

گنیش سوا رکر نے بغاوت پھیلانے اور شہنشاہ انگلستان کے خلاف جنگ کرنے کے جرائم میں جو دو سال قید اور عمر قید کی سزائیں ہوئی تھیں۔ اور ساتھ ہی اُسکی کل جائیداد کی ضبطی کا حکم بھی صادر ہوا تھا۔ اُس کی اپیل ہائیکورٹ بمبئی میں جج چندرا ورکر اور جج ہیٹسن نے خارج کر دی اور ماتحت عدالت کا فیصلہ بحال رکھا۔ ساورکر پر الزام غالباً یہ تھا کہ اُس کے قبضہ میں ایک کتاب پائی گئی جس میں ایسے گیت درج تھے۔ جو اہل ہند کو انگریزوں کے ساتھ جنگ و جدل کی ترغیب دیتے تھے۔ عدالت میں اس امر کی شہادت بھی ملزم کے خلاف گزری کہ اُس نے اس کتاب کو خفیہ طور پر لوگوں میں تقسیم و شایع کیا تھا۔

ہندو مسلمانوں میں فساد

امرتسر سے اطلاع ملی ہے کہ ضلع امرتسر میں ہندو مسلمانوں کے درمیان تنازعہ پیدا ہو گیا ہے۔ وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ مسلمان پہلے ایک جگہ پر گوشت ذبح کر کے بیچا کرتے تھے۔ پھر اُنہوں نے دوسری جگہ بیچنا شروع کیا۔ وہاں کے جینیوں نے اعتراض کیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر موقعہ پر آئے اور کہہ گئے کہ کوئی ہرج نہیں۔ افسوس کہ فساد بڑھتا رہا تحصیلدار صاحب نے بھی کہا کہ قدیم سے جو دستور چلا آتا ہے وہی بہتر ہے مگر مسلمانوں نے نہ مانا۔ آخر مقدمہ ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں آگیا۔ دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

جادو کا جھولا

یہ تماشہ بھی لاہور کی نمائش میں ہوگا۔ اس جھولے میں چند نشستیں ہونگی۔ جن پر آدمی بیٹھتے ہیں جھولے کو جس طرح چکر دیتے ہیں۔ اُسی طرح اُس کو بھی چکر دیتے ہیں مگر اس میں یہ دلچسپی ہے کہ بیٹھنے والے نیچے ہو جاتے ہیں اور نشست اُوپر۔ دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ اب یہ گر پڑیں گے۔ مگر جھولنے والوں کو یہ بات محسوس نہیں ہوتی کہ اُن کے سر نیچے اور ٹانگیں اوپر ہو گئی ہیں یہی حال دنیا کے لوگوں کا ہے جو نہیں جانتے کہ زمین کی وجہ سے کس وقت ہماری ٹانگیں اونچی ہوتی ہیں۔ حالانکہ رات کو ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ ہر شخص اوندھا ہو جاتا ہے۔

میونسپلٹی لاہور نے برقی طاقت کے ذخیرہ کے انتظام کے لئے ۵ہزار منظور کیا ہے۔

کلکتہ کے گھاٹ خضرپور کی توسیع کے لئے ۲ ہزار ایکڑ حاصل کئے گئے۔ اس پر وہاں کے مسلمانوں نے فریاد کی

گلدستۂ اخبار

دیناج پور میں ایک سب انسپکٹر اور ایک ہیڈ کنسٹبل کو ایک سال قید سخت ہوئی ۳۲۰ کا استحصال بالجبر تھا۔

امریکہ سے آجکل ۲ سو سیاح ہندوستان آئے ہوئے ہیں۔ جنمیں ۸۰ اکی پارٹی اسپیشل ٹرین میں لکھنؤ آئی۔ انہوں نے ٹرین ہی میں قیام کیا اور دن بھر جا بجا شہر دیکھا کچھ اسباب بھی خریدا اور شام کو بنارس چلے گئے۔ اب روزانہ چالیس چالیس صاحبان کی پارٹیاں آتی ہیں۔ منشی جان محمد صاحب کے ہوٹل میں انکی آرام و آسائش کا انتظام بمقام آگرہ۔ لکھنؤ اور بنارس رہا۔

لودیانہ کے موضع چاواکی سرائے میں جرائم پیشہ فرقوں کے لئے ایک انڈسٹریل سکول جاری کیا گیا ہے۔

ہندو پنچ کے مقدمہ میں مسٹر گوکھلے کو کرشنا جی کاشی ناتھ پنچ کے خلاف ۵ ہزار روپیہ کی ڈگری ملی جو روپیہ خیراتی کاموں میں لگایا جائیگا۔

ہندو ایجنسی کے مالک نے معافی مانگ لی جو مسٹر گوکھلے نے منظور کرلی۔

بریڈلا ہال کا انشورنس ۶۰ ہزار روپیہ پر کیا گیا ہے۔

بریلی میں رائے کشن لعل کی دہرم سالہ کے لئے ۵ ہزار روپیہ کے نوٹ خزانچی اوقاف کے سپرد ہوئے ہیں جس کے سود سے سادھوؤں اور سنیاسیوں کی مدد کیجائیگی۔ اور غربا بے مدد کو سہارا دیا جائیگا۔

الہ آباد یونیورسٹی کا سالانہ جلسہ جمعرات کو ہوا۔ مسٹر جسٹس رچرڈس صاحب صدر نشین تھے۔ ڈاکٹر آف لٹرس کی ڈگری گنگا ناتھ جاہ کو دی گئی۔ بی۔ اے کی ڈگری پانے والوں میں ۲ لیڈیاں تھیں۔ ۲۳۰ لڑکوں نے بی۔ اے۔ ۳۰ نے ایم۔ اے۔ ۴۰ نے بی ایس سی ۸۸ نے ایل ایل بی اور ایک نے ایم ایس سی کی ڈگری

بی مسٹر رچرڈس نے اپنی تقریر میں افسوس ظاہر کیا کہ سنسکرت کی تعلیم کی طرف عدم توجہی ہے۔ یونیورسٹی کی مجوزہ عمارت کا حوالہ دیا اور آرزو کی کہ کوئی فیاض دل صاحب آکر اس وقت اُن کی مصیبت میں مدد کریں۔

حیدرآباد دکن میں نواب شمشیر جنگ کے عرب ملازم نے خنجر سے تین خون کرڈالے وہ پکڑا گیا پاگل بنا ہے۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے ۲۹۰۱ مرے صوبجات متحدہ میں ۱۱۲۲ پنجاب میں ۴۰۰

یہہ خبر سنکر بہت افسوس ہوا کہ عبدالکریم خاں ڈپٹی انسپکٹر پولیس سناتواں ضلع لاہور نے نہ معلوم کس بات پر پریشاں ہوکر خودکشی کرلی۔

کہتے ہیں کہ بنگالی اہل الرائے کونسلوں کی جدید اصلاح پر ناراض ہیں۔ اُس کو بائیکاٹ کرنے پر آمادہ ہیں۔

لوکل

مورخہ ۲۵ نومبر کو خاں بہادر جناب محمد ظفر خاں صاحب تحصیلدار لودیانہ نے جرنیل ملچر صاحب بہادر و میجر ڈینس صاحب بہادر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس و جناب مسٹر ہمفری صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ وا دیگر یورپین فوجی افسران کو بڑا گارڈن پارٹی دیا۔ یہ خاں صاحب کے رسوخ کا بدیہی ثبوت ہے۔

میرزا امیراللہ بیگ صاحب منصف کی جگہ مسٹر عبدالصمد خاں صاحب بی اے تشریف لے آئے ہیں

میاں اودے چند صاحب نائب تحصیلدار کی جگہ مسٹر مولا بخش صاحب جو پہلے بھی اس ضلع میں رہ چکے ہیں تشریف لائے ہیں۔

بندوبست لودیانہ کا کام نہایت ہی خوش اسلوبی سے چل رہا ہے یہ مسٹر جے ڈونٹ صاحب بہادر و بخشی غضنفر علی صاحب کے حسن انتظام کا نتیجہ ہے۔ نادہاکشن

رسید زر

پادری جی۔ ایم۔ غلام مسیح واسطے ایل سنگھ	۱۹۰۹ء	ع
داؤد وا بندگیول رام	"	عہ/۸
پادری ایم۔ جی گولڈ سمتھ	۱۹۱۰ء	سہ/۴
ڈاکٹر ناول کشور	یکم نومبر	عہ/۸
پادری اے۔ ڈبلیو میکملن	"	عہ/۸
بابو دہرم سنگھ	اگست ۱۹۱۰ء	عہ/۸
مسٹر سی۔ ہنری	۱۹۰۹ء	سہ/۴
پادری ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو ینگسن	"	۱/
پادری جسونت سنگھ	"	عہ/۸
ڈاکٹر ایم۔ بی۔ عطارو	"	عہ/۸
پادری ڈاکٹر جے۔ بشیر ڈ	"	للعہ

ضرورت

جگراؤں گرلس سکول کے لئے ایک مڈل پاس استانی جو کرسلائی کے کام میں خاصی مہارت رکھتی ہو ضرورت ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ درخواستیں معہ اسناد ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں

المشتہر مس میری ہلم جگراؤں۔ پنجاب۔

اشتہار

دعا کے ذریعہ بیماروں کے اچھے ہونیکی پہلی کتاب

صفحے ۸۴ صحت یافتہ لوگونکے ۱۳ خطوط درج ہیں۔

قیمت ۱ر۹ پائی۔ محصول ڈاک ۹ پائی۔

دعا کے ذریعہ بیماروں کے اچھے ہونیکی دوسری کتاب

صفحے ۱۶۲ صحت یافتہ لوگوں کے ۲۱ خطوط درج ہیں

قیمت ۲ر۶ پائی۔ محصول ڈاک ۲ پائی۔

المشتہر

وارث الدین۔ کلارک آباد ضلع لاہور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی

بنائی ہوئی

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا چھبیس برسوں سے سارے ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہیں اور ہر قسم کے علاج کرکے تھک گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ منگوا کر ضرور آزمائش کیجئے اس دوا میں جو فایدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کے کیڑوں کو مار دیتی ہے اس لئے اس کے چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کرتی ہے اور اسکی خراب ہوئی شاقی ہے اور تلی کو گلاتی ہے۔ قیمت بڑی شیشی ۱۴ر محصولڈاک ۵ر دو شیشی تک ۷ر قیمت چھوٹی شیشی ۸ر محصولڈاک ۵ر دو شیشی تک ۷ر

داد کا مجرب مرہم

ایک دفعہ کے لگانے سے کھجلی بھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴ر محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک ۵ر اور بارہ ڈبیہ تک ۸ر پوری فہرست دواخانہ کی مفت ملتی ہے۔

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵-۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جگہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۷ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

رپورٹ نئے پراسپکٹس (اردو انگریزی) میں منیجر ڈاکٹر پادری ہو الڈر بے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں ◆

تپ دق کی اکسیر دوا

صاحبان یہ دوا پوڈر (سفوف) جو کہ انگریزی و یونانی ادویہ سے مرکب ہے پرانے بخار کھانسی کو جس کو ڈاکٹروں اور حکیموں نے تپ دق قرار دیا ہو ہمارے تجربہ میں از حد فایدہ مند ثابت ہوئی ہے سینکڑوں دوائیوں کا تجربہ کیا۔ مگر اس سے زیادہ مفید کسی کو نہ پایا۔ جہاں آپ نے انگریزی مکسچر س اور پیٹنٹ ادویہ اسکاٹ املشن۔ پیٹرولیم املشن۔ ٹیرول گریانٹ سرپ۔ ماریول پلز۔ لنگ لائیڈس پلز وغیرہ۔ اور یونانی ادویہ عرق خمیرہ قرص کافور۔ وطباشیر اور کشتہ ابرق و ہڑتال وغیرہ استعمال کرنے سے فایدہ نہ اٹھایا ہو سوہاں ہماری ایجاد کردہ دوا کو بھی استعمال کے تجربہ فرمائیں۔ خدا کے فضل سے فایدہ یقینا ہوگا۔ اس دوا سے بھوک لگتی ہے اور جسم میں بہت طاقت پیدا ہوتی ہے مرض آہستہ آہستہ دور ہو جاتا ہے پندرہ روز کی دوا قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

ہیلتھ ریسٹور ر پوڈر۔ یہ دوا مندرجہ ذیل امراض کو از حد فایدہ مند ہے ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہیے پھر ڈاکٹر اور حکیم کی بہت کم ضرورت ہوگی۔ تاپ تلی۔ جلودھر۔ باؤگولہ بدہضمی۔ پیٹ میں ہوا کا بھرنا۔ کمی بھوک۔ دودھ کا ہضم نہ ہونا۔ درد گردہ و درد شکم۔ درد سر پرانہ۔ درد جوڑ ہر قسم پرانے دست و پیچش۔ ہیضہ وغیرہ۔ ۱۲ اونس کی شیشی قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

ٹانک پلز۔ یہ گولیاں انگریزی و یونانی نہایت ہی مقوی پر تاثیر ادویہ سے تیار کیں ہیں۔ از حد طاقت پیدا کرتی ہیں۔ ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہیں قیمت ۲۰ گولیوں کی دو روپیہ ہے

دوائی بواسیر۔ یہ دوا بواسیر خونی و بادی کو جڑ سے دور کرتی ہے دوبارہ نہیں ہوتی ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

مینیجر۔ این متھائیس (فزیشن) پروپرائٹر یونانی میڈیکل ہال راولپنڈی شہر

شرح اجرت اشتہارات

تعداد اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	۸ر	۱۲ر	ے
چوتھائی کالم	۱۲ر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سعہ
پورا کالم	عہ	عـہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر بعد کے لئے ا ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۶۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حسب فہمی کالج خاص

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵

اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳۰ یا بڑا ہو للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہمیں رکشا کرو کونوں کریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت اندازہ قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ ۵ سے ماہ تک کرو کونوں للعہ

مزید دریافت حال کے لئے مہتمم صاحب اسکول ہذا سے خط کتابت کریں۔

شہادت کیا ہو سکتی ہے ان سے بڑھکر اور معتبر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۲ روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۸ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ ۳ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے +

المشتہر
پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ
مقام
بٹالہ ضلع گورداسپور

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ہم سے کم ممی کی سندات پیش کرے جو قریب تین ہزار کے ہیں ہم اسکو یہ تسلیم کیا جاویگا جو لاہور بجناب پنجاب بینک میں جمع کی گئی بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ۱۹۰۵ء کی یا ثابت کرے تو اسکو بلا عذر پانچ ہزار روپیہ دیا جاوے گا



باوری ای۔ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام و کی بیرا ورز چھپا اور شائع ہوا۔